فتاویٰ اہلحدیث

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدّث روپڑیؒ

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

اِدارہ اِحیاء السُّنّۃ النبویۃ

ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

(پاکستان)

انتساب

علم و تحقیق کا یہ گراں قدر مجموعہ ان سعید روحوں کے نام منسوب ہے جن کے نزدیک دنیا میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور آخرت میں فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ رائے اور قیاس کی بجائے صرف قرآن اور سنت ہے ۔

مرتب فتاویٰ

نام کتاب ________ فتاویٰ اہلحدیث جلد اول

تاریخ اشاعت ________ ۲۵ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۹۲ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۷۳ء

تعداد ________ ایک ہزار

قیمت مجلد ________ -/۱۸

پریس ________ کیمرج پریس لاہور

ملنے کا پتہ نمبر ۱ ________ مکتبہ تنظیم اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

نمبر ۲ ________ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اکابر اہل حدیث

اس کے علاوہ اور سنیئے شاہ ولی اللہ صاحب انصاف کے صفحہ ۲۵ میں لکھتے ہیں

فکان رؤس ھؤلاء عبد الرحمٰن بن مھدی ویحیی بن سعید القطان ویزید بن ھارون وعبد الرزاق وابوبکر بن ابی شیبۃ ومسدد وھناد واحمد بن حنبل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲:۔ تو اہل حدیث بعینہٖ اہلسنت ہوئے اسی بناء پر امام احمد اپنے رسالہ کے شروع میں جو عقائد میں انہوں نے لکھا ہے اور ہندوستان میں مترجم ہو کر چھپ چکا ہے فرماتے ہیں ھذہ مذاھب اھل السنۃ واصحاب الاثر واھل السنۃ المتمسکین بعروقھا المعروفین المقتدی بھم فیھا من لدن اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی یومنا ھذا وادرکت علیھا من علماء الحجاز والشام وغیرھم یعنی یہ اہل سنت اور اہلحدیث کے عقائد ہیں اور اہلسنت کے جو سُنّت کے دستاویز سے تمسک کرنے والے ہیں جو اس میں مشہور اور مقتدی ہیں اصحاب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک اور جس پر میں نے علمأ حجاز اور شام وغیرہ کو پایا۔

اس رسالہ کے اخیر پر فرماتے ہیں یرحم اللہ عبدا قال الحق واتبع الاثر وتمسک بالسنۃ یعنی رحم کرے اللہ اس بندے پر جس نے حق کہا اور اثر ۔ ۔ ۔ ۔ کی اتباع کی اور سُنّت سے استدلال کیا

ان دونوں عبارتوں میں اثر سے مراد روایات صحابہ ہیں اور سنت سے مراد حدیث ہے اور اہلحدیث ان دونوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں اسی لئے کبھی ان کو سلفی کہتے ہیں کبھی اہلحدیث کبھی اصحاب الاثر کبھی اصحاب الحدیث وغیرہ پس معلوم ہوا کہ اہل حدیث بعینہٖ اہل سُنّت ہیں اور یہ لقب حدیث ما انا علیہ واصحابی سے ماخوذ ہے ما انا علیہ احادیث ہیں واصحابی روایات صحابہ ہیں۔ اس کے بعد اصحاب الرائے پیدا ہو گئے جن کا زیادہ قصد تحصیل احادیث اور نقل اخبار کی طرف نہ رہا وہ لقب اہلسنت کے پُورے مستحق تو نہ تھے مگر چونکہ عقائد کے رو سے وہ قریب قریب صحابہ کے تھے۔ اس لئے ان کے حق میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا رہا۔ بس اس طرح سے اہلسنت کا لفظ پھیل گیا۔ ورنہ اصل اہلسنت اہلحدیث ہی ہیں کیونکہ اہلسنت درحقیقت وہ ہے جو ہر طرح سے سنّت سے تعلق رکھے یعنی اصول۔ فروع۔ عقاید۔ احکام میں ہر طرح سنّت کا پابند رہے۔ جیسے صحابہ کا طرز عمل تھا جو تھوڑا سا بھی اس طرز سے ہٹا وہ اصل اہلسنت کہلانے کا مستحق نہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت جو پیچھے گذر چکی ہے اس میں جملہ وبینھما

(باقی اگلے صفحہ پر)

واسحاق بن راھویہ والفضل بن دکین وعلی بن المدینی واقرانھم۔

یعنی اہل حدیث[1] کے بڑے یہ لوگ ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی یحییٰ بن سعید قطان یزید بن ہارون عبدالرزاق ابوبکر بن ابی شیبہ۔ مسدد۔ ہناد احمد بن حنبل اسحاق بن راھویہ فضل بن دکین علی بن مدینی اور ان کی مثل۔

بتلایئے ان لوگوں کا مذہب نیا تھا یا پرانا اصل یہ جن لوگوں نے مذہب اہل حدیث کو نیا سمجھا ہے ان کو ہندوستان سے دھوکا لگا ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں پچاس ساٹھ سال سے کچھ قبل مذہب اہلحدیث کا چنداں چرچا نہ تھا اس سے بعض کوتہ نظروں نے یہ سمجھ لیا کہ مذہب اہلِ حدیث کی عمر ہی کل پچاس ساٹھ سال کی ہے۔ حالانکہ اس کی عمر سب مذاہب سے زیادہ ہے کیونکہ یہ سب مذاہب سے پہلے موجود تھا۔ اور جب نئے مذاہب پیدا ہوگئے تو بھی ہر زمانہ میں موجود رہا۔ اور آئندہ بھی رہے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق۔

بقیہ حاشیہ ص۳ :- المحققون من اھل السنۃ کاحمد واسحاق اسی طرف اشارہ ہے پس ثابت ہوا کہ اصل اہل سنت اہل حدیث ہیں۔ اور اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت کا لفظ جو اہل بدعت کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے تو اس کی یہ وجہ نہیں کہ پورا اہلسنت بننے کے لئے صرف عقائد ہی کافی ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو عقائد میں صحابہ کے موافق رہتا ہے وہ قدرے قریب میں رہتا ہے نیز اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل سنّت کوئی فرقہ نہیں بلکہ یہ وہی اصل لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے جبکہ تفریق اسلامی کا نام و نشان تک نہ تھا فرقہ وہ لوگ ہیں جو ان سے الگ ہوگئے خواہ عقائد میں الگ ہوئے ہوں یا تحصیل احادیث اور نقل اخبار کا زیادہ قصد نہ کرنے کی وجہ سے الگ ہوئے ہوں۔ ہاں کبھی مجازاً اوروں کے مقابلہ میں ان کو بھی فرقہ کہہ دیتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اہلسنت یا بالفاظ دیگر اہل حدیث اس شاہراہ پر ہیں جو بمنزلہ میل کے ہے جو کلکتہ سے سیدھی پشاور کو جاتی ہے باقی سب برانچ پر ہیں جو زیادہ دور ہیں وہ اہل بدعت ہیں جو قدرے قریب میں ہیں وہ اصحاب الرائے وغیرہ ہیں فافہم ۱۲

لہ اہل حدیث کے بڑے تو اصل میں صحابہ ہیں لیکن ان لوگوں کو بڑے اس وقت کے لحاظ سے کہا ہے۔ جب کہ اہل رائے کا چرچا ہوگیا کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے ان کا ذکر اہل رائے کے مقابلہ میں کیا ہے۔ فافھم ۱۲۔